السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا تشہد میں انگلی کو مسلسل حرکت دینی چاہیے جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ کا موقف ہے یا صرف اشارہ ہی کافی ہے یعنی صرف انگلی کو اٹھا کر رکھا جائے جیسا کہ شیخ محب اللہ شاہ راشدی السندھی کا موقف ہے البانی صاحب رحمہ اللہ حرکت نہ دینے والی روایت کو شاذ (ضعیف) کہتے ہیں جب کہ راشدی صاحب رحمہ اللہ حرکت دینے والی روایت کو شاذ (ضعیف) کہتے ہیں مہربانی فرما کر صحیح موقف کی نشان دہی قرآن وسنّت کی روشنی میں کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کبار علماء کرام کے مواقف کے سامنے ہماری کیا حیثیت ہو سکتی ہے، لیکن ذاتی طور پر ہمارا رجحان بھی مسلسل حرکت دینے کی طرف ہے۔

نماز کا پہلا تشہد ہو یا دوسرا اس میں سنت یہ ہے کہ پورے تشہد میں مسلسل شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ اسے مسلسل حرکت بھی دی جائے، یہ دونوں عمل احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں، دلائل ملاحظہ ہوں:

انگلی سے مسلسل اشارہ کرنے کی دلیل:

«عَن نُمَيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيتُ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَاضِعًا يَدَهُ اليُمنَىٰ عَلَىٰ فَخِذِهِ اليُمنَىٰ فِي الصَّلَاةِ، وَيُشِيرُ بِأُصبُعِهِ»

صحابی رسول نمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے داہنے ہاتھ کو اپنی داہنی ران پر رکھے ہوئے تھے اور انگلی سے اشارہ کر رہے تھے۔ (نسائی: کتاب السھو: باب الاشارۃ فی التشھد، رقم 1271، وابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، رقم 911 والحدیث صحیح)۔

اس حدیث میں ''یشیر'' (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر رہے تھے) فعل مضارع استعمال ہوا ہے جو ہمیشگی اور تسلسل کا معنی دیتا ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کا یہ عمل پورے تشہد میں کرتے تھے۔

اور صحیح ابن خزیمہ کی ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''ثم حلق وجعل یشیر بالسباحۃ یدعو'' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں بیٹھنے کے بعد شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے لگے، (صحیح ابن خزیمۃ: ج1 ص353 حدیث نمبر 713)۔

اس حدیث میں ''یشیر'' فعل مضارع پر ''جعل'' داخل ہے اور یہ کسی عمل کو شروع سے مسلسل کرنے پر دلالت کرتا ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں بیٹھنے کے بعد اس عمل کو شروع سے لیکر تشہد کے اختتام تک مسلسل کرتے رہے۔

نیز ابن خزیمہ کی اسی حدیث میں آگے ''یدعو'' ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی انگلی کے ذریعہ دعا کرنے لگے اور تشہد، پورا کا پورا دعاؤں پر مشتمل ہے، چنانچہ پہلے ''التحیات'' کی دعاء پھر ''درود'' کی دعاء پھر دیگر دعائیں ہیں، اور اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعائیں شہادت کی انگلی کے اشارہ کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے، لہٰذا ثابت ہوا کہ جس طرح پورے تشہد میں دعائیں پڑھی جاتی ہیں ایسے ہی پورے تشہد میں اشارہ بھی کیا جائے گا، کیونکہ یہ عمل (اشارہ) دعاؤں سے جڑا ہوا ہے، لہٰذا جب پورے تشہد میں دعاء ہے تو پورے تشہد میں یہ عمل (اشارہ کرنا) بھی ہے۔

تشہد میں انگلی سے مسلسل اشارہ کا ثبوت ملاحظہ کرنے کے بعد معلوم ہونا چاہیے، اس اشارہ کے ساتھ ساتھ اسے مسلسل حرکت دینے کا ثبوت بھی احادیث صحیحہ میں موجود ہے، ملاحظہ ہو:

انگلی کو مسلسل حرکت دینے کی دلیل:

«عَن وَائِلِ بنِ حُجرٍ قَالَ: قُلتُ: لَأَنظُرَنَّ إِلَىٰ صَلَاةِ رَسُولِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم كَيفَ يُصَلِّي؟ فَنَظَرتُ إِلَيهِ فَوَصَفَ، قَالَ: ثُمَّ قَعَدَ وَافتَرَشَ رِجلَهُ اليُسرَىٰ، وَوَضَعَ كَفَّهُ اليُسرَىٰ عَلَىٰ فَخِذِهِ وَرُكبَتِهِ اليُسرَىٰ، وَجَعَلَ حَدَّ مِرفَقِهِ الأَيمَنِ عَلَىٰ فَخِذِهِ اليُمنَىٰ، ثُمَّ قَبَضَ اثنَتَينِ مِن أَصَابِعِهِ، وَحَلَّقَ حَلقَةً، ثُمَّ رَفَعَ أُصبُعَهُ فَرَأَيتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدعُو بِهَا»

صحابی رسول وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو ضرور دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے ہیں، چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا، پھر صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ بیان فرمایا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور بایاں پاؤں بچھایا، اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں طرف کی ران کے برابر کی، پھر دو انگلی بند کر لی، اور ایک حلقہ باندھ لیا، پھر انگلی اٹھائی تو میں نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہلاتے تھے اور اس سے دعاء کرتے تھے۔ (نسائی: کتاب السھو: باب قبض الثنتین من أصابع الید الیمنی وعقد الوسطی، رقم 1268، صحیح ابن خزیمہ، رقم 714، صحیح ابن حبان، رقم 1860، المعجم الکبیر: 2235 واسنادہ صحیح)۔

اس حدیث میں شہادت کی انگلی کے ساتھ دو عمل کا ذکر ہے، ایک اشارہ کرنے کا، چنانچہ اس کے لئے کہا گیا: «ثُمَّ رَفَعَ أُصْبُعَهُ» یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کو اٹھایا یعنی مسلسل اشارہ کرنے کے لئے جیسا کہ آگے کے الفاظ اور اوپر کی احادیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے، اب اشارہ کا عمل ذکر ہونے کے بعد آگے ایک اور عمل ذکر ہے «فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوبِهَا» یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انگلی سے اشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے (مسلسل) حرکت بھی دے رہے تھے، اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تشہد میں انگلی سے مسلسل اشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ، اسے مسلسل حرکت دینا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

واضح رہے کہ اس حدیث میں بھی ''يُحَرِّكُهَا'' (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دے رہے تھے) فعل مضارع استعمال ہوا ہے جو ہمیشگی اور تسلسل کا معنی دیتا ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم حرکت دینے کا یہ عمل پورے تشہد میں کرتے تھے۔

اور اسی حدیث میں آگے ''يَدْعُوبِهَا'' ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی انگلی کو حرکت دے دے کر دعا کرنے لگے اور تشہد پورا کا پورا دعاؤں پر مشتمل ہے، چنانچہ پہلے ''التحیات'' کی دعاء پھر ''درود'' کی دعاء پھر دیگر دعائیں ہیں، لہٰذا ثابت ہوا کہ جس طرح پورے تشہد میں دعائیں پڑھی جاتی ہیں ایسے ہی پورے تشہد میں انگلی کو حرکت بھی دیا جائے گا، کیونکہ یہ عمل دعاؤں سے جڑا ہوا ہے، لہٰذا جب پورے تشہد میں دعاء ہے تو پورے تشہد میں یہ عمل (انگلی کو حرکت دینا) بھی ہے۔

غلط فہمیوں کا ازالہ :

بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ انگلی کو حرکت دینا اس حدیث کے خلاف ہے جس میں اشارہ کرنے کی بات ہے۔

عرض ہے کہ حرکت دینا اشارہ کرنے کے خلاف ہرگز نہیں ہے، بلکہ یہ اشارہ کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا عمل ہے، اور یہ دوسرا عمل کرنے سے پہلے عمل کو چھوڑنا لازم نہیں آتا کیونکہ یہ دونوں عمل ساتھ ساتھ ہو رہا ہے۔ اور دیگر کئی ایسی مثالیں ہیں، کہ اشارہ و حرکت پر ساتھ ساتھ عمل ہوتا ہے، مثلاً ہم روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی دور کھڑے ہوئے دوسرے شخص کو ہاتھ کے اشارے سے بلاتا ہے ہے تو اس کی طرف انگلیاں اٹھاتا ہے ہے یہ ''اشارہ'' ہے اور ساتھ ہی ساتھ پنجہ کی انگلیوں کو ہلاتا بھی ہے یہ ''حرکت'' ہے۔

معلوم ہوا کہ اشارہ اور حرکت یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد نہیں ہیں، بلکہ دونوں پر بیک وقت عمل ممکن ہے، اور احادیث میں دونوں کا ثبوت ہے لہٰذا دونوں پر عمل کریں گے، چنانچہ جو لوگ انگلی کو حرکت دیتے ہیں وہ دونوں پر عمل کرتے ہیں، اشارہ بھی کرتے ہیں اور حرکت بھی دیتے ہیں، لہٰذا یہ کہنا درست نہیں کہ حرکت دینے والے اشارہ پر عمل نہیں کرتے، کیونکہ بغیر اشارہ کئے حرکت دینا ممکن ہی نہیں ہے۔ پس اہل توحید الحمدللہ دونوں پر عمل کرتے ہیں، کیونکہ دونوں احادیث سے ثابت ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ مذکورہ حدیث کی روایت کرنے والے امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں ایک مقام پر تشہد میں انگلی سے اشارہ و حرکت ساتھ ساتھ کرنے کا یہ باب قائم کیا ہے: ''باب موضع البصر عندالاشارۃ و تحریک السبابۃ'' یعنی انگلی کو اشارہ و حرکت دیتے وقت نگاہ کی جگہ کا بیان، (سنن نسائی: کتاب السھو: باب 39 قبل الرقم 1275)

اور امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی فتوی ہے کہ تشہد میں اشارہ و حرکت دونوں پر عمل کیا جائے گا چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ''شدیدا'' شدت کے ساتھ اشارہ کیا جائے، اور شدت کے ساتھ تبھی اشارہ ہو سکتا ہے جب اسے حرکت بھی دیا جائے، (ملاحظہ ہو: مسائل ابن ہانی: ص 80)۔

امام احمد رحمہ اللہ کا یہ فتوی سامنے آجانے کے بعد ان لوگوں کو اپنی زبان بند کرلینی چاہئے، جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ چاروں اماموں کی تمام باتیں حق ہیں، کیونکہ امام احمد رحمہ اللہ کا شمار بھی انہیں چاروں میں سے ہوتا ہے۔

بعض حضرات ایک روایت پیش کرتے ہیں جس میں ہے ''لایحرکہا'' یعنی آپ حرکت نہیں دیتے تھے (ابوداؤد: رقم 989)۔

عرض ہے کہ اس کی سند میں ابن عجلان مدلس ہے (طبقات المدلسین: ص 149 المرتبۃ الثالثۃ) اور روایت عن سے ہے لہٰذا مردود ہے اس کے برخلاف صحیح حدیث میں حرکت دینا ثابت ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ تشہد میں انگلی کو مسلسل حرکت دینے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

عرض ہے کہ تشہد میں انگلی کو حرکت دینے کی دلیل تو ہم پیش کر چکے، لیکن مخالفین کا جو یہ کہنا ہے کہ ''أشھد أن لاالٰہ'' پر اٹھانا چاہئے، اور ''الااللہ'' پر گرا لینا چاہئے، یہ کہاں سے ثابت ہے، کیا اس قوم میں کوئی ایک بھی ذمہ دار شخص نہیں ہے جو اپنے علماء کو پکڑ کو پوچھے کہ ہمارے عمل کی دلیل کس حدیث میں ہے؟ ہمارا دعوی ہے کہ کسی صحیح تو درکنار کسی ضعیف اور مردود حدیث میں بھی اس کا نام و نشان نہیں ہے۔

بعض حضرات تشہد میں حرکت سبابہ کی سنت کا مذاق اڑاتے ہیں۔

عرض ہے کہ ہم نے اس کا سنت رِسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونا تو ثابت کر دیا مگر جو حضرات وضو کے بعد، کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے پر کرکٹ کے امپائروں کے طرح انگلی اٹھاتے ہیں، اس کا ثبوت کون سی صحیح حدیث میں ہے، ان حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ تشہد میں حرکت سبابہ کا مذاق اڑانا چھوڑیں پہلے وضو کے بعد اپنی بے موقع و محل امپائرنگ کا ثبوت تلاش کریں، اور اچھی طرح معلوم کرلیں کہ یہ کس کی سنت ہے ؟

واضح رہے کہ تشہد میں انگلی ہلانے کی سنت سے چڑنا یہ مردود اور لعین شیطان کا کام ہے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس سنت پر عمل کرتے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے «لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ» یعنی انگلی کا یہ عمل شیطان کے لئے لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے، دیکھئے: مسند أحمد: ج 2119 رقم 6000۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطانی کاموں سے بچائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے، آمین۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب